امریکی معاشی نظام مضبوط بنانے اور عالمی سطح پر کینیڈا کی طرز کا کردار ادا کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ایک عرصے بعد ثانی الذکر طبقہ برسر اقتدار آیا ہے جسکی قیادت ڈونلڈ ٹرمپ کے ہاتھ میں ہے، بادی النظر میں دیکھا جائے تو ڈونلڈ ٹرمپ کی یہ پالیسیاں یکطرفہ طور پر مسلمانوں کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔اسی طرح انہوں نے میکسیکو کے باشندوں کی آمد بھی روکنے کیلئے سخت اقدامات کئے ہیں حتیٰ کہ یہ باشندے مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں، معاشی میدان میں انہوں نے چین کا مقابلہ کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ڈونلڈ ٹرمپ کے ان اقدامات کے باعث امریکہ میں مختلف رائے رکھنے والے طبقات کے درمیان تقسیم مزید گہری ہوگئی ہے۔"

اسی لئے سیاسی تجزیہ کار بلکہ عام عقل وشعور والا انسان بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مذہبی تعصب میں مبتلا ٹرمپ اقتدار میں رہ کر نفرت اور تشدد پھیلانے کا مزید سبب بنے گا اور ٹرمپ کی صدارت امریکہ کی تاریخ کا سب سے پر انتشار اقتدار ہوگا جس کا واضح ثبوت حلف برداری کی تقریب کے دوران واشنگٹن اور نیویارک کی شاہراؤں پر توڑ پھوڑ کی صورت میں ساری دنیا نے براہ راست دیکھا اور اب برطانیہ میں پہلے دورہ کے موقع پر لاکھوں برطانوی شہری اسکے آمد و پالیسی کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، کیونکہ نسل پرست ٹرمپ کی منفی سوچ، ظالمانہ پالیسیاں، متعصّبانہ اقدامات اکیسویں صدی کے امریکہ کو ہٹلر کے نازی ازم میں دھکیل رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ سرمایہ دارانہ اور نیو ورلڈ آرڈر اور گلوبلائزیشن نظام کا علمبردار امریکہ اب محدود تنگ گلی کی سیاست و کاروبار کی جانب آرہا ہے جو کہ خوش آئند امر اس طرح ہے کہ پوری دنیا کی جان اس خوامخواہ کے "پولیس مین" کی مداخلت سے آگے چل کر چھوٹ سکتی ہے۔خوش آئند امر یہ بھی ہے کہ ٹرمپ کے اسلام دشمن اقدامات کے نتیجے میں امریکہ ومغرب میں مسلمانوں کے ساتھ تعصب اور نفرت ہمدردی میں بدل گئی ہے، اور وہاں کے عوام کھل کر مسلمانوں کے حق میں کھڑے ہوگئے ہیں۔اس قربت سے مغربی عوام ۹/۱۱ کے حادثہ کے بعد کی صورتحال کی مانند قرآن ، اسلام ، سیرت الرسول کا مطالعہ اور سمجھنے کی مزید کوشش کریں گے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے ‏ ‏ ‏ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کی وفات

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز ‏ ‏ ‏ یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

گزشتہ ایک دو ماہ عالم اسلام کیلئے بہت بھاری ثابت ہوئے، بڑے بڑے اکابرین ، نیکوکار، صالحین کی متاع گرانمایہ ہم سے دست اجل نے چھین لی ہے، دینی حلقوں کو صف ماتم لپیٹنے کا موقع ہی نہیں مل رہا، ایک کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے جگر شگاف اور دل خراش جانکاہ حادثوں کی خبروں نے

اعصاب کو معطل کر دیا ہے، ان میں سرفہرست پاکستان کے بطل جلیل مایہ ناز محقق، قافلہ علمائے حق کے سپہ سالار، نابغہ روزگار محدث اور متعدد بلند پایہ کتابوں کے مصنف، پاکستانی مدارس کے سرپرست اعلیٰ و سائبان وفاق المدارس العربیہ اور "اتحادِ تنظیمات مدارس دینیہ" کے صدر اور دارالعلوم دیوبند کے قدیم ترین فاضل شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کی ہشت پہلو ہردلعزیز شخصیت کا انتقال ہے، موت العالِم موت العالَم کا محاورہ آج حقیقی طور پر حضرت شیخ الحدیثؒ کی رحلت پر صادق آرہا ہے، جو ہم سے ایسے نازک، ناگفتہ بہ اور ابتر حالات میں بچھڑ گئے ہیں کہ قدم قدم پر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دینی مدارس کے تحفظ کے حوالہ سے کئی چیلنجز کا سامنا ہے، یوں تو ماشاء اللہ حضرتؒ نے اپنی بساط اور بیماری کے باوجود تقریباً چار عشروں سے جس طرح وفاق المدارس العربیہ کی سرپرستی کی اور اس کی ناؤ کو بیچ منجدھار سے کامیابی کے ساتھ ساحل عافیت کے ساتھ پہنچایا، وہ حضرت مرحوم کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ۹/۱۱ کے واقعہ کے بعد امریکہ، مغرب اور ڈکٹیٹر جنرل مشرف تینوں مل کر دینی مدارس کے وجود پر جھپٹ پڑے تھے، لیکن حضرتؒ نے بڑی حکمت، تدبر کے ساتھ معاملات کو آگے بڑھایا اور مدارس کے خلاف جاری مہم اور پروپیگنڈے کے بے قابو اور خطرناک سیلابِ بلا کے سامنے سدِ سکندری باندھی اور وفاق المدارس کے ڈھیلے ڈھالے انتظامی ڈھانچے کو بہت مضبوط اور توانا کیا۔ ابھی حال ہی میں وفاق المدارس میں جو بحران پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن این جی او اور سیکرٹری جنرل کی تحقیقات کے حوالے کی وجہ سے اٹھا تھا آپ نے تقریباً نقاہت اور ضعف بلکہ مرض الموت کی کیفیت میں اس ساری صورتحال کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور جاتے جاتے ہوئے بھی وفاق المدارس العربیہ کے بہت سے اہم مسائل پر آخری سانس تک بھرپور توجہ اور سرپرستی فرما کر دینی مدارس کو ایک بہت بڑے داخلی بحران سے حکمت کے ساتھ نکال لیا، جو ہم جیسے ناکارہ لوگوں کے لئے قابل رشک امر ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے ۱۹۶۷ء میں کراچی میں پاکستان کے بہت بڑے مثالی دینی ادارے "جامعہ فاروقیہ" کی بنیاد بھی رکھی اور آخر دم تک اس کے اہتمام اور خدمات میں منہمک رہے۔ زندگی بھر درس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا، بخاری شریف کو تقریباً پچپن برس تک پڑھایا جو بہت بڑی سعادت اور خوش بختی کی علامت ہے، آپ کی بخاری شریف کی معروف ومقبول شرح "کشف الباری" کی چوبیس جلدوں پر محیط شرح لکھی جسے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی پذیرائی بخشی اور لاکھوں طلباء کرام نے اس سے استفادہ کیا ہے اور تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا، ضرورت اس امر کی ہے کہ کشف الباری کی باقی جلدوں پر بھی کام تیزی سے بڑھایا جائے تاکہ یہ شاہکار مکمل ہو کر حضرتؒ کے مستقل صدقہ جاریہ بنا رہے۔ اس کے

علاوہ آپ کے ہزاروں شاگرد دنیا بھر میں دین اسلام کی خدمت کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور دارالعلوم کراچی کے مہتمم مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب کے استاد تھے، جو ان کی عظمت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے، اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت دادا جان مولانا عبدالحقؒ سے بھی کئی اہم کتب دارالعلوم دیوبند میں پڑھیں تھیں۔ ہمیشہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لاتے رہے اور حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے، اسی طرح آپؒ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی خدمات کو بھرپور انداز میں ہر فورم پر پیش کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ مجھ جیسے نا کارہ طفل مکتب اور بے بضاعت طالبعلم کی بے ربط تحریریں اور خصوصاً سفرنامہ ''ذوق پرواز'' کے متعلق اپنے نیک اور تحسینی جذبات کا اظہار بار بار فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ سفرنامے کی چند قسطیں نہ پڑھ سکے تو بڑے اہتمام کے ساتھ 'الحق' کے وہ شمارے دفتر سے دوبارہ منگوائے اور اس پر اپنے شگفتہ مزاج کے مطابق خوشی کا اظہار فرمایا۔ یہ ان کی اصاغر پروری، وسعت ظرف، ذرہ نوازی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے خاندان کے ساتھ قلبی محبت اور تعلق کا ایک عکس جمیل تھا، دراصل حضرتؒ ہر چھوٹے بڑے دینی کام کرنے والے افراد اور اداروں کی ایسی ہی حوصلہ افزائی اور سرپرستی دل کھول کر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت دادا جانؒ کی وفات کے موقع پر انہوں نے اپنے شیخ واستاد کے متعلق بہت اہم اور ٹھوس تعزیتی مکتوب مولانا سمیع الحق صاحب کے نام لکھا، اُن کے اِس عقیدت ومحبت سے لبریز مکتوب سے چند سطریں یہاں بھی نقل کی جاتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے اساتذہ اور مشائخ کے ساتھ کس قدر گہری اور والہانہ وابستگی رکھتے تھے: حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ رقمطراز ہیں:

''احقر کو ان کے ہزارہا شاگردوں کی فہرست میں ایک ادنی درجے کے شاگرد کی حیثیت سے شمولیت کا شرف حاصل ہے اور میرے اپنے گمان کے مطابق یہ عزت صرف دنیا کی حد تک ہی وجہ افتخار نہیں بلکہ آخرت کے ابدالآباد کی زندگی میں بھی اس کے ذریعہء کامیابی اور سعادت اندوزی کی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی جامع صفات شخصیت عطا فرمائی تھی اگر وہ ایک طرف علم کے سمندر کے شناور تھے اور تمام اقسام علوم میں ان کو وسعت نظر کے ساتھ حقیقی بصیرت بھی عطا ہوئی تھی تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے عالم ینتفع بعلمہٖ کی عظمت سے ان کو ایسی درخشاں بلندی عطا فرمائی تھی کہ بلاشبہ اپنے دور میں علمی افادے کے اندر ان کی مثال اگر نایاب نہیں تو کم یاب ضرور تھی۔ ان کے

اخلاق عالیہ،تواضع وانکساری،صبر وتحمل،احسان وکرم گستری،شفقت ورحمت،عفوودرگزر،جرأت ایمانی اور حق وصداقت کیلئے اولوالعزمی،عمل وعلم میں کمال امتیاز،استغناء وسیر چشمی وغیرہ نے ہر کہ ومہ،دوست،دشمن، اپنے اور غیر سب ہی سے اپنا لوہا منوایا۔کمال یہ تھا کہ صفات حمیدہ میں رسوخ نے وہ طبعی کیفیت حاصل کر لی تھی کہ کبھی بھی انکی نمود وظہور میں تکلف کا شائبہ کسی کو محسوس نہ ہوتا تھا۔ایک طرف وہ عالم بے بدل تھے اور مسند علم پر علمی تحقیقات سے تشنہ گان علوم کو سیراب فرماتے تھے تو دوسری طرف شیخ وقت اور مرشد کامل تھے کہ طالبین کو تعلق مع اللہ کی دولت سے مالا مال فرمایا کرتے تھے۔پھر ان عظیم دینی اور روحانی خدمات کیساتھ انہوں نے پاکستان میں نظام اسلام کے قیام کیلئے مملکت خداداد اور پاکستان کے تحفظ واستحکام کیلئے جو گرانقدر خدمات انجام دیں پاکستان کا ہر ذی شعور شہری اس سے بخوبی واقف ہے اور اسمبلی کا ریکارڈ اس کیلئے شاہد عدل ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے آثار علمیہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فیوض وبرکات کو تادیر قائم ودائم رکھیں اور آپ حضرات کو ان کا صحیح جانشین بنائیں۔آمین“۔(مکاتیب مشاہیر،ج ۴:ص ۱۰۳۹)

حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کے تلامذہ میں بڑے بڑے اصحاب علم ودانش،جید مدرسین،نامور محدثین اور اعلیٰ پائے کے مصنفین شامل ہیں،جو ان کی عظمت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ع ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اس قحط الرجال کے دور میں ایسے یادگارِ اسلاف،گوہر آبدار اور درشاہسوار کا بچھڑنا عالم اسلام بالعموم اور برصغیر کے لئے بالخصوص ایک بہت بڑا المیہ اور عظیم سانحہ ونقصان ہے،اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی ان جلیل القدر خدمات کے صلہ میں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے جانشینوں مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا عبید اللہ خالد،دیگر نسبی اور روحانی پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے،دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دارالعلوم میں مرحوم کی یاد اور ایصال ثواب کے لئے تعزیتی اجتماع بھی کیا گیا......

داغِ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی جدائی

قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علمائے ربانیین زمین سے آہستہ آہستہ اٹھائے جائیں گے،صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان مرقدہ کے سانحہ کے دوسرے روز ایک اور جانکاہ حادثے نے اہل اسلام کو قلوب کو ہلا کر رکھ دیا،یہ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی اچانک وفات کی خبر تھی،جو اصلاحی اور تبلیغی دورہ کے سلسلے میں افریقہ تشریف لے گئے تھے اور دوران پرواز ان کی